مشاہدات۔837

ابوسعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر

تقریر بابت خلافت

وقت 5-7 منٹ

خلافت کی اساس، اطاعت کے رُوح پرور واقعات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ‌ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيۡكُمۡ مَّا حُمِّلۡتُمۡ‌ ؕ وَاِنۡ تُطِيۡعُوۡهُ تَهۡتَدُوۡا‌ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِيۡنَهُمُ الَّذِى ارۡتَضٰى لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا‌ ؕ يَعۡبُدُوۡنَنِىۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَ بِىۡ شَيۡـئًـا‌ ؕ وَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰ لِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝ (النور:55-57)

کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو اُس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اُس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر بھی اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے۔ اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔ اور رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

معزز سامعین! مجھے آج خلافت کی اساس، اطاعت، کے رُوح پرور واقعات بیان کرنے ہیں۔

آیت استخلاف جس کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے میں خلافت کی اہمیت و برکات کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ برکات تب تک جماعت مومنین کو حاصل ہوتی رہیں گی جب تک وہ خلافت کی اطاعت کی رسّی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہیں گے۔ بصورت دیگر فاسق اور بدعہد قرار پائیں گے اور تمام تر برکات سے محروم کر دیے جائیں گے۔ آیتِ استخلاف سے پہلے والی آیت میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا پُر اثر وعظ فرمایا کہ جس کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہ پڑے، دل ڈر گئے۔ ہم نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسولؐ! یہ تو ایسی نصیحت ہے جیسے کوئی الوداع کہنے والا وصیت کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: مَیں تمہیں ایک روشن اور چمکدار راستے پر چھوڑے جارہا ہوں اس کی رات بھی اس کے دن کی طرح ہے سوائے بدبخت کے اس سے کوئی بھٹک نہیں سکتا۔ تمہیں میری سنت پر اور خلفاء راشدین المہدیّین کی سنّت پر چلنا چاہیے۔ تم اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ حبشی غلام ہی تمہارا امیر مقرر کر دیا جائے۔

(مسند احمد)

حدیث مبارکہ ہے کہ اگر تُو روئے زمین پر خلیفۃ اللہ کو دیکھے تو اس کی کامل اطاعت کرتے ہوئے اس سے چمٹ جا، چاہے تیرا جسم نوچ لیا جائے یا تیرا مال چھین لیا جائے۔ چنانچہ آج جماعت احمدیہ اس نصیحت پر مضبوطی سے قائم ہے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ شام کے علاقہ میں مسلم افواج کے سپہ سالار تھے لیکن حضرت عمر فاروقؓ نے خلیفہ بننے کے بعد بعض مصالح کی وجہ سے آپؓ کو معزول کر کے حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاحؓ کو سپہ سالار مقرر فرمادیا۔ جب یہ اطلاع خالد بن ولیدؓ کو ملی تو آپ نے اطاعتِ خلافت کا شاندار نمونہ پیش کرتے ہوئے خود لوگوں سے خطاب

کرتے ہوئے بتایا کہ خلیفۃ الرسول کی طرف سے ابوعبیدہ بن الجرّاح سپہ سالار مقرر ہوئے ہیں ان کی اطاعت کرو۔ آپؓ خود چل کر ابوعبیدہ کے پاس گئے اور انہیں سپہ سالاری سونپ دی۔

حضرت علیؓ کے زمانہ میں امیر معاویہؓ اور حضرت علیؓ میں بعض امور میں باہم اختلاف دیکھ کر روم کے بادشاہ نے اسلامی مملکت پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو امیر معاویہؓ نے اُسے لکھا کہ ہوشیار رہنا ہمارے آپس کے اختلاف سے دھوکا نہ کھانا۔ اگر تم نے حملہ کیا تو حضرت علیؓ کی طرف سے جو پہلا جرنیل تمہارے مقابلہ کے لیے نکلے گا وہ مَیں ہوں گا۔

سامعین! آج پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک وعدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہم میں خلافت علیٰ منہاج نبوّت کے سلسلہ کو قائم فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آیتِ استخلاف میں بیان اطاعت اور ایمان و اعمالِ صالحہ کے اعلیٰ معیار پر قائم و دائم ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسے وفادار خدام عطا فرمائے جن کا اطاعت و وفا اوڑھنا بچھونا تھی۔ آپؑ حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے متعلق فرماتے ہیں:

”وہ ہر امر میں میری اِس طرح پیروی کرتے ہیں جس طرح نبض حرکتِ قلب کی پیروی کرتی ہے۔“

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 581)

حضرت مصلح موعودؓ کو اطاعتِ خلافت کا سرٹیفکیٹ تو خود حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے بایں الفاظ عطا فرمایا:

”میاں محمود بالغ ہے اُس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے... مَیں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار ہے کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں۔“

(اخبار بدر 4 جولائی 1912ء)

سامعین! حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ خلافت اولیٰ کے زمانہ میں مَیں نے دیکھا کہ جو ادب و احترام اور جو اطاعت اور فرمانبرداری آپ، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی کرتے تھے اس کا نمونہ کسی اَور شخص میں نہیں پایا جاتا تھا۔ آپ کے ادب کا یہ حال تھا کہ جب آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خدمت میں جاتے تو دوزانو ہو کر بیٹھ جاتے اور جتنا وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہتے اسی طرح دوزانو ہی بیٹھے رہتے۔ مَیں نے یہ بات کسی اَور صاحب میں نہیں دیکھی۔ اسی طرح آپ ہر امر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی پوری پوری فرمانبرداری کرتے۔ یہی حال حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا تھا۔ یہ سبھی خلفاء مسندِ خلافت پر متمکن ہونے سے قبل اپنے سے پہلے خلفاء کی عزّت و احترام اور اطاعت و وفا میں بے مثال تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ اطاعت کے عظیم الشان فوائد یوں بیان فرماتے ہیں:

”اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور رُوح میں ایک لذّت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔“

(الحکم 10 فروری 1901ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

”چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میّت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مُردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرلو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر دیکھو کہ ہر روز ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔“

(خطبہ عید الفطر جنوری 1903ء بحوالہ خطبات نور صفحہ 131)

حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد ہے:

”خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اُس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

”خلفاء کی اطاعت کا حکم دراصل اس لیے دیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ تمہیں رفعت بخشنا چاہتا ہے۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:
”خلافت کے خلاف بے ادبی کرنے والوں کا کبھی بھی مَیں نے نیک انجام ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ بھی تباہ ہوئے اور اُن کی اولاد بھی تباہ ہوئی۔ اس لیے ہمیشہ کامل غلامی کے ساتھ خلافت کی اطاعت کا عہد کریں اور اس پر قائم رہیں۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
”اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دُنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں...ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔“

سامعین! یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ جماعت احمدیہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کے تمام میدانوں میں خلافت کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہے۔ اگر خلیفہ ٔوقت نے نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کی تو مساجد بھرنی شروع ہو گئیں۔ اگر مالی قربانی کی تلقین کی تو غرباء نے بھی قربانی کے وہ اعلیٰ معیار قائم کیے جو تاریخ احمدیت میں سنہری حروف سے لکھے گئے۔ غریب عورتوں نے اپنے گلے کے زیور اُتار دیے۔ امراء نے زمینیں اور جائیدادیں وقف کر دیں۔ قرآن مجید پڑھنے کی تحریک کی تو بڑی عمر کے لوگوں نے بھی قرآن مجید باترجمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ حفظِ قرآن کی تحریک ہوئی تو بوڑھوں نے بھی قرآن مجید حفظ کرنا شروع کر دیا اور پھر جانوں کی قربانی کا موقع آیا تو سینکڑوں نے خلیفہ ٔوقت کی محبت میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو گرما دینے والا ایک رُوح پرور واقعہ یُوں بیان فرمایا:
”ہمارے ایک پُرانے بزرگ عبد المغنی خان صاحب نے علیگڑھ یونیورسٹی سے کیمسٹری کے ساتھ بی ایس سی کی۔ اس زمانے میں عام طور پر مسلمان لڑکے سائنس کم پڑھتے تھے۔ وائس چانسلر نے کہا تم نے یہ مضمون بھی اچھا لیا اور اعلیٰ کامیابی بھی حاصل کی ہے ہم تمہیں یونیورسٹی میں جاب دیتے ہیں۔ آگے پڑھائی بھی جاری رکھنا۔ ان کے والد صاحب نے کسی انگریز دوست سے سفارش کی ہوئی تھی اس نے بھی اُنہیں کسی اچھے جاب کی آفر کی پھر اُن کو یہ مشورہ بھی ملا کہ انڈین سول سروس کا امتحان دے کر اس میں شامل ہو جائیں۔ خان صاحب ان دنوں قادیان آئے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا زمانہ تھا۔ تمام باتیں حضور کی خدمت میں پیش کیں اور ساتھ عرض کی کہ حضور مَیں تو دنیاداری میں پڑنا نہیں چاہتا۔ مَیں تو قادیان میں رہ کر اگر قادیان کی گلیوں میں مجھے جھاڑو پھیرنے کا ہی کام مل جائے تو اسے ان اعلیٰ نوکریوں کے مقابل پر ترجیح دوں گا۔“

(خطبہ جمعہ 22 اپریل 2011ء)

خلافت احمدیہ سے محبت واطاعت کا عظیم واقعہ 1947ء میں اُس وقت پیش آیا جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حکم سے 313 درویشان کرام نے نہایت پُرخطر حالات میں اپنی جان کی بازی لگا کر قادیان دارالامان میں رہنے کو ترجیح دی۔ حضورؓ نے درویشانِ قادیان کو ایک پیغام میں فرمایا:
”اگر سلسلہ کی ضروریات مجبور نہ کرتیں تو مَیں بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہوتا۔ لیکن زخمی دل اور افسردہ افکار کے ساتھ آپ سے دُور اور قادیان سے باہر بیٹھا ہوں۔“
ان درویشان کرام نے خلافت کی اطاعت میں محاصرے اور بائیکاٹ کی زندگی گزاری۔ اطاعتِ خلافت کے ان مجسّموں کی عظیم قربانیوں کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:
”آپ لوگ وہ ہیں جو ہزارہا سال تک احمدیت کی تاریخ میں خوشی اور فخر کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے اور آپ کی اولادیں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی اور خدا کی برکات کی وارث ہوں گی کیونکہ خدا کا فضل بلاوجہ کسی کو نہیں ملتا۔“

حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم سابق ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات ہوئی تو اس موقع پر بھی آپ ربوہ نہیں جاسکتے تھے۔ خلافت سے بے انتہا عشق تھا اور حضورؒ کی وفات کے اگلے روز ایک خط لے کر اپنی اہلیہ اور بیٹی امۃ الرؤف کے پاس لائے کہ اس کو پڑھ کر اس پر دستخط کر دو۔ اس میں بغیر نام کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بیعت کرنے کے متعلق لکھا تھا۔ تو بیٹی نے اس پر کہا کہ ابا! ابھی تو خلافت کا انتخاب بھی نہیں ہوا۔ ہمیں پتہ نہیں کہ کون خلیفہ بنے گا تو کہتے ہیں کہ مَیں نے خلیفہ کا چہرہ دیکھ کر بیعت نہیں کرنی بلکہ مَیں نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کی بیعت کرنی ہے۔ تو یہ تھا خلافت سے عشق اور محبت اور اس کا عرفان۔

(ماخوذ از خطبہ فرمودہ 4/ مئی 2007ء)

1923ء میں ملکانہ کے علاقے میں مسلمانوں کو ہندو بنانے کی تحریک شدّھی نے زور پکڑا تو اُمّتِ مسلمہ کی یہ حالت دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کا دل بے قرار ہوا اور آپؓ نے خطبہ جمعہ میں اپنے خرچ پر ان علاقوں میں جاکر تبلیغ کے ذریعے ان مرتدّین کو اسلام میں لانے کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ آپؓ نے فرمایا:

”ہر ایک کو اپنا کام آپ کرنا ہو گا۔ اگر کھانا آپ پکانا پڑے گا تو پکائیں گے۔ اگر جنگل میں سونا پڑے گا تو سوئیں گے۔ جو اس محنت اور مشقت کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہوں وہ آئیں۔ ان کو اپنی عزّت اپنے خیالات قربان کرنے پڑیں گے۔ ایسے لوگوں کی محنت باطل نہیں جائے گی۔ ننگے پیر چلیں گے۔ جنگلوں میں سوئیں گے۔ خُدا ان کی اس محنت کو جو اخلاص سے کی جائے گی ضائع نہیں کرے گا۔ اس طرح جنگلوں میں ننگے پاؤں پھرنے سے ان کے پاؤں میں جو سختی پیدا ہو جائے گی وہ حشر کے دن جب پل صراط سے گزرنا ہو گا ان کے کام آئے گی۔ مرنے کے بعد ان کو جو مقام ملے گا وہ راحت اور آرام کا مقام ہو گا۔“

(الفضل 15 مارچ 1923ء صفحہ 6)

سامعین! اس تحریک پر جماعت نے والہانہ لبیک کہا۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ، سرکاری ملازمین، اساتذہ، تجّار غرضیکہ ہر طبقے سے فدائی دعوت الی اللہ کے لیے نکل آئے اور اِن کی مساعی کے نتیجہ میں ہزاروں روحیں ایک بار پھر خدائے واحد کا کلمہ پڑھ کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جھک گئیں۔

حضورؓ کے خطبہ جمعہ سے اگلے روز ایک معمّر بزرگ قاری نعیم الدین صاحب بنگالی جب حضورؓ مجلس میں تشریف رکھتے تھے تو انہوں نے اجازت لے کر عرض کیا کہ گو میرے بیٹوں مولوی ظلّ الرحمٰن اور مطیع الرحمٰن معلّم بی اے کلاس نے مجھ سے کہا نہیں، مگر مَیں نے اندازہ کیا ہے کہ حضور نے جو راجپوتانہ میں جاکر تبلیغ کرنے کے لیے تحریک کی ہے، شاید ان کے دل میں ہو کہ اگر وہ حضور کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کریں گے تو مجھے، جو اُن کا بوڑھا باپ ہوں، تکلیف ہو گی۔ لیکن مَیں حضور کے سامنے خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ مجھے ان کے جانے اور تکالیف اٹھانے میں ذرا بھی غم یا رنج نہیں اور اگر یہ دونوں خدا کی راہ میں کام کرتے ہوئے مارے بھی جائیں تو مَیں ایک بھی آنسو نہیں گراؤں گا بلکہ خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں گا۔ پھر یہی دونوں نہیں میرا تیسرا بیٹا محبوب الرحمٰن بھی اگر خدمتِ اسلام کرتا ہوا مارا جائے اور اگر میرے دس بیٹے ہوں اور وہ بھی مارے جائیں تو بھی مَیں کوئی غم نہیں کروں گا۔

تحریک شدّھی کے دنوں ہی میں ایک احمدی خاتون نے حضورؓ کو لکھا کہ مَیں صرف قرآن مجید جانتی ہوں اور تھوڑا سا اُردو۔ مَیں نے اپنے بیٹے سے سُنا ہے کہ مسلمان مرتد ہو رہے ہیں اور حضور نے وہاں جانے کا حکم دے دیا ہے۔ مجھے ابھی اگر حکم ہو تو فوراً تیار ہو جاؤں۔ بالکل دیر نہ کروں گی۔ خدا کی قسم اُٹھا کر کہتی ہوں ہر تکلیف اُٹھانے کو تیار ہوں۔

ایک غریب عورت جس کا گزارا جماعتی وظیفہ پر تھا حضور کے سامنے حاضر ہو کر یوں گویا ہوئی:

حضور! سر کا جو دوپٹہ ہے یہ بھی جماعت کا ہے، میرے کپڑے بھی جماعت کے وظیفے کے بنے ہوئے ہیں۔ میری جوتی بھی جماعت کی دی ہوئی ہے۔ کچھ بھی میرا نہیں مَیں کیا پیش کروں۔ حضور! صرف دو روپے ہیں جو جماعت کے وظیفے سے ہی مَیں نے کسی ضرورت کے لیے جمع کیے ہوئے تھے۔ یہ مَیں پیش کرتی ہوں۔ حضورؓ نے یہ معمولی رقم قبول فرمائی اور دنیا نے دیکھا کہ خلافت کے متوالوں نے شدّھی کے رُخ کو اللہ کے فضل و کرم سے پلٹا اور آج بھی وہاں مخلص جماعتیں قائم ہیں۔

سامعین! خلافت کی اطاعت میں جذبات کی عظیم الشان قربانی کا ایک قابلِ تقلید واقعہ یوں ہے کہ پاکستان کے ایک سابق وزیرِ اعظم سر فیروز خان نون کے رشتہ دار ملک صاحب خان نون مخلص احمدی تھے۔ کسی سبب سے وہ اپنے دو بھائیوں یعنی سر فیروز خان اور میجر ملک سردار خان سے ناراض ہو گئے اور تعلق منقطع کر لیے۔ سارے خاندان پر ملک صاحب خان کا رعب تھا۔ اس لیے اُن سے تو کوئی بات نہ کر سکا۔ البتہ سر فیروز خان نون حضرت مصلح موعودؓ کے پاس حاضر ہوئے کہ ہماری صلح کروائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ملک صاحب خان نون کو طلب کیا اور فرمایا:

”اتنی رنجش اور ناراضگی بہت نامناسب ہے۔ آپ پہلے سر فیروز خان صاحب کے پاس جاکر معذرت کریں اور پھر اپنے چھوٹے بھائی میجر سردار خان صاحب سے معافی مانگیں اور پھر آج ہی مجھے رپورٹ دیں۔“

ملک صاحب خان بیان کرتے ہیں کہ حضور کے اس حکم سے میرے دل میں انقباض پیدا ہوا کہ حضور نے ناراضگی کی وجہ دریافت فرمائے بغیر چھوٹے بھائیوں کے سامنے مجھے جھکنے کا حکم دے دیا۔ تاہم میری مجال نہ تھی کہ تعمیل ارشاد میں تاخیر کرتا۔ چنانچہ پہلے سر فیروز خان صاحب کی کوٹھی پر حاضر ہوا۔ وہ بڑی محبت سے میری طرف لپکے اور زار و قطار روتے ہوئے کہنے لگے۔ مَیں قربان جاؤں! مرزا محمود پر جنہوں نے ہمارے خاندان پر یہ احسانِ عظیم کیا۔ جب مَیں نے ان سے معافی مانگی تو کہنے لگے آپ میرے عزیز ترین بڑے بھائی ہیں آپ مجھے خدا کے لیے معاف کر دیں… پھر مَیں جلد ہی ان سے بمشکل اجازت لے کر میجر صاحب کے ہاں پہنچا وہ بھی خوشی اور

ممنونیت کے جذبات سے مغلوب تھے۔ اُن کے اصرار پر بھی وہاں نہ رُکا کیونکہ حضور نے رپورٹ دینے کا حکم دے رکھا تھا۔ چنانچہ سیدھا حضور کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا سُنایا۔ حضور بہت خوش ہوئے اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا: آپ کے لیے میرا یہ حکم دل پسند تو شاید نہ ہوا ہو گا کہ کسی قسم کی تحقیقات کرنے یا ناراضگی کی وجوہ معلوم کیے بغیر ہی آپ کو حکم دے دیا کہ جاؤ! اپنی عمر سے چھوٹے بھائیوں سے معافی مانگو۔ وجہ یہ تھی کہ آپ نے میری بیعت کی ہوئی ہے۔ سرفیروز خان اور میجر سردار خان کے ساتھ تو میرے معاشرتی تعلقات ہی ہیں۔ وہ میرے حکم کے پابند تو نہیں، مگر آپ پابند ہیں۔ پھر حدیث ہے کہ جو اپنے رُوٹھے ہوئے بھائی کو منانے میں پہل کرے گا وہ پانچ سو سال پہلے جنّت میں جائے گا۔ یہ استعارہ کا کلام ہے مگر بہر حال اس حدیث کی رُو سے آپ ایک ہزار سال پہلے جنّت میں جائیں گے۔ پھر سوچ لیں کہ یہ کس قدر منافع کا سودا ہے۔

سامعین! مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب بیان کرتے ہیں کہ انتخاب خلافت خامسہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب لوگوں کو مسجد میں کھڑے دیکھا تو فرمایا بیٹھ جائیں۔ حضور انور کی آواز جذبات سے مغلوب تھی اور مائیک بھی کچھ فاصلہ پر تھا۔ مَیں مائیک کے عین سامنے کھڑا تھا اس لیے مَیں نے مائیک پر اعلان کر دیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سب احباب بیٹھ جائیں۔ احاطہ مسجد اور قریبی علاقہ اس وقت دس گیارہ ہزار احمدیوں سے بھرا پڑا تھا، جونہی حضور انور کا یہ ارشاد اُن کے کانوں تک پہنچا، دس ہزار سے زائد کا مجمع اُسی وقت زمین پر بیٹھ گیا۔ ایم ٹی اے پر دکھایا جانے والا یہ نظارہ بہت ہی ایمان افروز تھا۔ پس اپنے امام کے اشارہ پر اُٹھنا اور بیٹھنا ہمیشہ سے ہمارا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے عہد میں مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمیندار نے لکھا:

”احرار یو! کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے... مرزا محمود کے پاس قرآن کا علم ہے... مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔“

اپنی اس فرمانبردار جماعت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے 12/مارچ 1944ء کو ایک جلسے میں فرمایا:

”خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لیے تیار ہیں۔ مَیں اُنہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لیے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لیے تیار ہیں۔ مَیں اُنہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لیے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ مَیں انہیں جلتے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں میں کود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی، اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو مَیں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو مَیں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اِسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا۔“

جانی و مالی قربانیوں کی داستانیں تاریخ احمدیت میں جابجا رقم ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 7/جنوری 2011ء کو خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا کہ

”لیگوس (نائیجیریا) کے ایک مخلص احمدی الحاجی ابراہیم الحسن صاحب نے تین فلیٹس پر مشتمل اپنا ایک گھر بنایا اور اس سے ملحق ایک مسجد بھی بنائی۔ مسجد کے بارے میں ان کا ارادہ تھا کہ وہ اس کو جماعت کے حوالے کر دیں گے۔ کہتے ہیں کہ ابھی میں اپنے اس نئے گھر میں شفٹ نہیں ہوا تھا کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ پانچوں خلفاء اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے اُس گھر میں تشریف لائے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا یہی اس گھر کے افتتاح کی تقریب ہے اور کوئی تقریب نہیں ہو گی۔ پھر خواب میں ہی حضرت اقدسؑ مسجد سے ملحق عمارت، جس میں تین فلیٹس بنائے ہیں، اُن میں سے ایک فلیٹ میں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ یہ بھی مسجد کے ساتھ ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور مَیں نے ارادہ کیا کہ فلیٹس بھی مسجد کے ساتھ ہی جماعت کو دے دوں جن کی مالیت 90 ہزار پاؤنڈ بنتی ہے۔“

گزشتہ 136 سالوں میں خلافت احمدیہ کے پروانوں نے نہایت خوش دلی سے اپنی قیمتی جانوں کے نذرانے بھی پیش کیے ہیں۔ اگرچہ انڈونیشیا، بنگلہ دیش، سری لنکا، انڈیا، برکینا فاسو اور دیگر ممالک میں بھی یہ نذرانے پیش ہوئے لیکن اطاعتِ خلافت میں پاکستان کے فدائی پروانوں کی ایمان افروز داستانیں عجیب رنگ رکھتی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگیوں کو اجیرن بنا دیا گیا ہے اور جو بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم کیے جا رہے ہیں۔ اُن کی انفرادی اور اجتماعی قربانیوں سے تمام دنیا کے احمدی اپنے ایمانوں کی مضبوطی حاصل کر رہے ہیں۔ لاہور کی احمدیہ مساجد میں جب اسّی سے زائد احمدیوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 31/دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں ایک عظیم الشان ماں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

”ایک طالب علم جسے دو گولیاں لگی تھیں جب اس نے زخمی حالت میں اپنی ماں کو فون کر کے بتایا کہ اس طرح گولیاں لگی ہیں اور خون بہ رہا ہے تو بہادر ماں نے جواب دیا کہ بیٹا! مَیں نے تمہیں خدا کے سپرد کیا۔ اگر شہادت مقدّر ہے تو جرأت سے جان خدا کے حضور پیش کرنا۔ کسی قسم کی بزدلی نہ دکھانا۔ بہر حال اس بچے کو خدا نے محفوظ

رکھا، آپریشن سے گولی نکال دی گئی۔ پس جس قوم کی ایسی مائیں ہوں جو اپنے بیٹوں کو شہادت کے لیے تیار کر رہی ہوں ایسی قوم کو غلبۂ اسلام کی منازل طے کرنے سے کون روک سکتا ہے!"

ایک مرتبہ حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کی ترقیات اور کامیابیوں کا کیا راز ہے تو آپؓ نے بے ساختہ جواب دیا:

Because through all my life I was obedient to Khilafat

یعنی میری کامیابیوں کی وجہ یہ ہے کہ مَیں تمام زندگی خلافت کا مکمل مطیع اور فرمانبردار رہا ہوں۔

خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی
یہ نعمت تمہیں تا قیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گزاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری
محبت کے جذبے، وفا کا قرینہ
اخُوّت کی نعمت، ترقی کا زینہ
خلافت سے ہی برکتیں ہیں یہ ساری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

(اِس تقریر کو مکرم منیر احمد خادم صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان کی ایک تقریر سے مرتب کیا گیا ہے)